

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## خوشیوں کا رمضان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ“ ”کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیئے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں“ {58 یونس}

**رمضان المبارک** کی آمد آمد ہے، اس مبارک ماہ کی آمد پر عمومی طور پر ہر مسلمان خوش ہوتا ہے، البتہ خوشی کی نوعیت مختلف ہے:

(1) اس مبارک مہینے کی آمد پر ایک مسلمان **تاجر** بھی خوش ہوتا ہے کیونکہ اسے امید رہتی ہے کہ اسکی تجارت خوب چلے گی، فی الواقع تاجر کو اسکی اس خوشی پر ملامت نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ مال کے حصول پر خوش ہوتا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ“ ”اور وہ خیر {مال} کی محبت میں بہت سخت ہے“ (سورۃ العاديات: 8) لیکن چاہئے یہ کہ خوشی صرف مادی نہ رہ جائے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ اس خوشی میں ایک اور خوشی کی آمیزش ہو جس کا ذکر آگے آ رہا ہے، ایسے موقع پر تاجر کو اس فرمان الہی پر دھیان دینا چاہئے کہ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ“ ”مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں“ (سورۃ البناقون: 9)۔ ایسے شخص کو قوم قارون کے سمجھ دار لوگوں کا یہ قول ذہن میں رکھنا چاہئے جو انہوں نے قارون کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا۔ اِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ {76} وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ {77}“ ”جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائیے مت۔ کہ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا (76) اور جو (مال) تم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائیے اور جیسی اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی کی ہے (وہی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو۔ اور ملک میں طالب فساد نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (77)۔ {سورۃ القصص 76، 77}

(2) رمضان المبارک کی آمد پر خوش ہونے والے دوسرے وہ لوگ ہیں جنکی خوشی خالص بچکانہ ہے، وہ یہ تصور کرتے ہیں کہ رمضان کی آمد پر اچھے اچھے کھانے ملیں گے، کھانا وغیرہ پکانے کی مشقت برداشت نہیں کرنی پڑے گی، لوگ اپنے مال دل کھول کر خرچ کریں گے، نیز عید کے موقع پر اچھے اچھے کپڑے پہننے کو ملیں گے۔ ان لوگوں کی خوشی خالص بچکانا اور نفس پرستی پر مشتمل ہے۔

(3) رمضان المبارک کی آمد پر خوش ہونے والا ایک اور گروہ ہے جسکی خوشی خالص شہوانی اور جسمانی راحت کیلئے ہے، وہ یہ سوچتا ہے کہ ان دنوں میں سونے کا موقع زیادہ ہاتھ آئے گا، نئے نئے ایسے ڈرامے اور سیریز دیکھنے کو ملیں گی جو خالص رمضان کیلئے تیار کی جاتی ہیں۔

اس مبارک ماہ کی آمد پر خوش ہونے والے آخری دونوں قسم کے لوگ رحم و دعا کے محتاج ہیں، واقعہ یہ لوگ مسکین اور بے عقل ہیں ان لوگوں نے اپنی زندگی کا اصل مقصد شہوت رانی اور ذاتی مصلحت کو سمجھ رکھا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (43) أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (44) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے خواہش نفس کو معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو سکتے ہو (43) یا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں (44)۔ {الفراقان 43/44}

(4) اس مبارک مہینہ کی آمد پر خوش ہونے والا چوتھا گروہ **مومنین** کا ہے، انکی خوشی خالص اللہ اور یوم آخرت کیلئے ہے، وہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ اس مبارک مہینے میں بندوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحمت ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ

فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ“ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں {سورہ یونس: 58} - تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے کہ عراق کا خراج جب مدینہ منورہ لایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود اٹھے اور اسے شمار کرنے لگے، دیکھا کہ اونٹوں کی تعداد اس قدر ہے کہ شمار سے باہر ہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا، یہ دیکھ کر انکے خادم نے عرض کیا کہ واللہ! یہ تو اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ہے؛ حضرت عمر نے جواب دیا کہ تم نے جھوٹ کہا، اللہ تعالیٰ کا اصل فضل یہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ”قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ“ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں۔ یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ یہ تو وہ سامان ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں {سورہ یونس: 58} {تو یہ اللہ کا فضل کیسے ہو سکتا ہے جس پر خوش ہو یا جائے} {تفسیر ابن کثیر 2 ص 553، 554}

خلاصہ یہ کہ اس مبارک مہینہ کی آمد اصل خوشی اور شرعی خوشی سچے مومن کو حاصل ہے جو اس مبارک مہینہ کی خیرات و برکات کی وجہ سے خوش ہوتا ہے۔

### مومن کی خوشی کے اسباب:

اگر ہم اس نکتے پر غور کرتے ہیں کہ ایک بندہ مومن اس مبارک مہینہ کی آمد پر کیوں خوش ہوتا ہے تو اسکی خوشی کے متعدد اسباب سامنے آتے ہیں اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ہمارے سلف اس مہینہ کی آمد پر اس قدر کیوں خوش ہوتے تھے اور چھ مہینہ تک مستقل یہ دعا کیوں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے اس مبارک مہینہ تک پہنچا دے، رمضان المبارک سے متعلق سلف کی ایک بڑی مشہور دعا ہے کہ ”اللَّهُمَّ سَلِّمْ لِي رَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِي رَمَضَانَ“ اے اللہ! مجھے رمضان تک سلامت رکھ اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ۔

(1) ایک مومن رمضان کی آمد پر اس لئے خوش ہوتا ہے کہ یہ مہینہ صیام و قیام کا مہینہ ہے، اور صیام و قیام کا اجر اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ رکھا ہے، نیز روزہ اور قرآن قیامت کے میدان میں ہمارے لئے سفارشی بنیں گے، روزہ، قیامت کے دن ہمارے لئے جہنم کی آگ سے ڈھال بنے گا وغیرہ وغیرہ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ”الصيام جنة و حصن حصين من النار“ ”روزہ ڈھال اور آگ سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے“ {مسند احمد عن ابی ہریرۃ} - ایک اور جگہ ارشاد ہے: ”الصيام والقرآن يشفعان للعبد يوم القيامة يقول الصيام ابي رب منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعني فيه ويقول القرآن منعته النوم بالليل فشفعني فيه قال فيشفعان“ ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ اے ہمارے رب اسے ہم نے دن میں کھانے پینے اور شہوت سے روک رکھا اسلئے اسکے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے ہمارے رب اسے ہم نے رات میں سونے نہیں دیا اسلئے اسکے بارے میں میری سفارش قبول فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کی سفارش قبول بھی کی جائے گی“ {مسند احمد، الطبرانی عن عبد اللہ بن عمرو} -

(2) مومن کو یقین ہوتا ہے کہ روزہ جنت میں داخلہ کا بہترین سبب ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کوئی ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا، یہی سوال حضرت ابو امامہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار کیا اور تینوں بار آپ کا یہی جواب رہا، بلکہ آپ نے تیسری بار فرمایا: ”عليك بالصوم فإنه لا عدل له“ ”تم روزے رکھو اسلئے کہ روزہ کا مقابلہ کوئی اور عمل نہیں کر سکتا۔“

(3) مومن کو یہ یقین رہتا ہے کہ اگر میرا ایک روزہ بھی بارگاہ الہی میں قبول ہو گیا تو میری نجات میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا کیونکہ اسکے سامنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث رہتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ“

عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا“۔ ”جو شخص اللہ کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی دوری پر کر دیتا ہے“ {صحیح البخاری}۔

(4) ایک مومن اس مبارک مہینہ کی آمد پر اسلئے خوش ہوتا ہے کہ یہ مبارک مہینہ اسکے ماضی تمام گناہوں کا کفارہ ہے جیسا کہ الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”الصَّلَوَاتُ الْخُسُوفُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتْ الْكِبَايُرُ۔“ ”پنج وقتہ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے“ {مسلم، مسند احمد، سنن الترمذی}۔

(5) ایک مومن بندہ اس مبارک مہینہ کی آمد پر اس لئے خوش ہوتا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ ہر روز ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی دعا ضرور قبول فرماتا ہے اور اس مبارک مہینہ کی ہر رات بہت سے مسلمانوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”إِنَّ لِلَّهِ عِتْقَاءَ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ“ ”رمضان کے ہر رات و دن میں اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور رات و دن میں ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی دعا ضرور قبول فرماتا ہے“ {المعجم الاوسط}۔

(6) اس مبارک مہینہ کی آمد پر ایک مومن کو اس لئے بھی خوشی حاصل ہوتی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ جنت کے تمام دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیتا ہے، سرکش جنوں اور شیطانوں کو چکڑ دیتا ہے،

(7) اس مبارک ماہ میں ایک مومن کی خوشی کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ اس مبارک ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ”لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ“ ”شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔“ ”جو شخص ایمان و احتساب کے ساتھ شب قدر کا قیام کرے گا اسکے تمام ماضی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے“ {صحیح البخاری}۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ، لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ“ ”تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آپہنچا، یہ بڑا مبارک مہینہ ہے اس مہینہ کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر فرض کیا ہے، اس مہینہ میں آسمان یعنی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اس مہینہ کی آمد پر سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، اس مبارک مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو شخص اس رات کے خیر و برکت سے محروم رہ گیا وہ بڑا ہی محروم ہے“ {سنن النسائی عن ابی ہریرۃ}۔

یہ اور اس قسم کے بہت سے امور ہیں جنکی وجہ سے ایک مومن اس مبارک مہینہ کی آمد پر خوش ہوتا ہے اور اسے خوش ہونے کا حق بھی ہے۔

واللہ اعلم و صلی اللہ علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم

فضیلۃ الشیخ/ابو کلیم مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب